عرب احباب کی ملاقات

بعد از اں عرب احباب کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات شروع ہوئی۔ عرب احباب کی تعداد پانچ سو کے قریب تھی جن میں سے 300 احباب جرمنی کے رہنے والے ہیں اور باقی فرانس، بیلجیم، سپین اور دوسرے ممالک سے آکر جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ ملاقات کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب کا حال دریافت فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ فرانس سے آنے والے احباب ہاتھ کھڑا کریں جس پر ایک بڑی تعداد نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جرمنی اور بیلجیم میں رہنے والے عرب احباب کو چاہئے کہ وہ اپنی تعداد بڑھائیں۔ فرانس والے آگے بڑھ رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عرب احباب کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: اگر آپ نے سچ سمجھتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آنے والے مسیح اور مہدی کو قبول کرلیا ہے۔ اگر احمدیت کو حقیقی اسلام سمجھتے ہوئے قبول کیا ہے تو پھر آپ کا فرض ہے کہ آپ اس پیغام کو آگے پہنچائیں۔ اپنے بھائیوں کو بھی بتائیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں وہ دوسروں کیلئے بھی پسند کریں۔ اس لئے آپ کا فرض ہے کہ دوسروں کو بھی احمدی بنائیں۔

❁ ایک عرب دوست نے عرض کیا کہ میں نے یہاں آکر اسلام کی صحیح تعلیم کو جانا ہے جو تشدد کا خاتمہ کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ ہی اسلام کی حقیقی تعلیم پیش کرتی ہے اور اس پر عمل بھی کرتی ہے۔ آجکل عراق میں بہت متشددانہ کارروائیاں ہورہی ہیں۔ ہم کس طرح اس صورتحال سے باہر نکل سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ شام، سیریا اور دوسرے ملکوں میں یہی حالات ہیں۔ ہر جگہ تشدد نظر آرہا ہے۔ یہ اُس بے چینی کا نتیجہ ہے جو عوام الناس میں پائی جاتی ہے۔ عوام الناس دیکھ رہے ہیں کہ ایسے حالات پیدا ہوئے ہیں جہاں ان کو حقیقی اسلام نظر نہیں آتا اور جو اسلام ان لوگوں کے سامنے پیش کیا جارہا ہے اس کا حقیقی اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم دعا ہی کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس بے چینی کو دور کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس بے چینی کو دور کرنے کا علاج بھی خدا تعالیٰ نے بتادیا تھا۔ چودہ سو سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں جب اسلام کا نام باقی رہ جائے، ہر چیز بگڑ جائے گی تو اس وقت خدا تعالیٰ لوگوں کی ہدایت کیلئے مسیح اور مہدی کو مبعوث فرمائے گا اور تم اس کو قبول کرلینا۔ پس اس مسیح اور امام مہدی کو قبول کرنے سے ہی آپ کی بے چینیاں دور ہوں گی۔ آج جماعت احمدیہ ہی حقیقی اسلام کی تصویر پیش کرتی ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو، زمانے کے امام کو ماننے کے نتیجہ میں ہی یہ حقیقی تعلیم جماعت میں رائج ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوال کرنے والے کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: اور بھی شرفاء ہیں جو چاہتے ہیں کہ دنیا میں امن قائم ہو تو آپ کو بھی اور دوسرے شرفاء کو بھی چاہئے کہ دنیا میں امن کے قیام کی کوشش کریں۔

❁ ایک عرب دوست جن کا تعلق مڈل ایسٹ سے ہے انہوں نے کہا کہ عراق میں اس تشدد، انتہاپسندی کے خاتمہ کے لئے کیا کیا جائے۔ کیا وہاں مبلغین بھجوائے جائیں یا پھر کیا طریق اختیار کیا جائے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ صرف عراق ہی نہیں، لیبیا بھی ہے جہاں مختلف قبائل تشدد کررہے ہیں اور سیریا بھی ہے۔ یہاں بھی مختلف گروہ تشدد میں پڑ گئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حکومتیں مل کر بیٹھیں۔ اسلامی ممالک کی آرگنائزیشنز (OIC) بجائے غیر ممالک اور بڑی طاقتوں کی طرف دیکھنے کے اپنے ممالک کے لیڈرز کو کیوں نہیں اکٹھا کرتیں؟ اپنے لیڈروں کو آرگنائز کریں اور مل کر بیٹھیں۔ انسانیت کی قدریں قائم کریں۔ جب ہم سب کا ایک ہی خدا ہے۔ ایک ہی رسول ہے اور ایک ہی کتاب کے ماننے والے ہیں تو اپنے اختلافات چھوڑ کر انسانی قدروں کو اپنائیں اور اکٹھے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ ایک آدمی کا کام نہیں ہے۔ جمعہ کے خطبات میں میں توجہ دلاتا رہتا ہوں اور عرب ممالک کے حالات کا ذکر کرکے جماعت کو دعا کے لئے کہتا ہوں اور مسلمان لیڈروں کو بھی سمجھاتا ہوں کہ اکٹھے ہوں اور آپس میں مل بیٹھ کر بات کریں۔ کیوں دوسروں کے پیچھے چل کر اپنے آپ کو تباہ کررہے ہیں؟ یہ بتانا چاہئے کہ ہمارے درمیان جو مشترک چیزیں ہیں ان پر آئیں اور اکٹھے ہوکر بیٹھیں۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہی اصول بتایا ہے۔ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ۔ کہ ایک کلمہ کی طرف آجاؤ جو تمہارے اور ہمارے درمیان مشترک ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اہل کتاب والوں سے یہ اصول چل سکتا ہے تو مسلمانوں کے ساتھ کیوں نہیں چل سکتا؟ آجکل انسانیت کی ضرورت ہے۔ انسانی اقدار قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ سب کو اس پر اکٹھا ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بڑی طاقتیں ان مسلمان ممالک کو تباہ کرنے کے درپے ہیں۔ تو یہ کیوں آپس میں پھوٹ رہے ہیں۔ اکٹھے کیوں نہیں ہوتے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: ایک لطیفہ والی بات ہے جو مجھے کسی نے کچھ روز پہلے بھیجی ہے۔ ایک آدمی دریا میں خودکشی کرنے لگا ہے، تو دوسرا اس کو روکتا ہے اور پوچھتا ہے کہ تم مسلمان ہو؟ تمہارا کس فرقہ سے تعلق ہے؟ کس مکتبہ فکر کے ساتھ ہو؟ تو وہ جب بتاتا ہے کہ میں فلاں فرقہ کے ساتھ ہوں تو پوچھنے والے کہتا ہے میں بھی مسلمان ہوں اور میرا بھی فلاں مکتبہ فکر اور فلاں فرقہ سے تعلق ہے۔ جب خودکشی کا ارادہ کرنے والے مسلمان نے بتایا کہ میں فلاں مولوی کے پیچھے جاکر نماز پڑھتا ہوں تو یہ روکنے والا مسلمان کہتا ہے کہ تم تو پھر کافر ہو اور اسے دریا میں دھکا دے دیتا ہے کہ اس کفر سے بہتر ہے کہ تم مر جاؤ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب حالات ایسے ہوں تو پھر کیا کیا جاسکتا ہے؟ پس اپنے اختلافات کو دور کریں تبھی یہ لوگ بچ سکتے ہیں۔

❁ ایک عرب دوست نے شیعوں کے متعلق استفسار کیا کہ جماعت ان کو کیا سمجھتی ہے؟ اہل تشیع جو خلفاء پر گند اچھالتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ پر گند اچھالتے ہیں اور بعض دوسرے صحابہ کو بھی برا بھلا کہتے ہیں ان کے بارہ میں جماعت کی کیا رائے ہے؟ کیا جماعت ان کافر سمجھتی ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو لوگ صحابہ کو کافر کہتے ہیں، بدر کے صحابہ اور دوسرے کبار صحابہ رضی اللہ عنہم کو کافر کہتے ہیں ان پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ لگتا ہے۔ ہمارا کوئی فتویٰ نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مَنْ کَفَّرَ مُسْلِماً عَادَ اِلَیْہِ کُفْرُہٗ۔ یعنی جو کسی مسلمان کو کافر کہتا ہے تو اس کا کفر اُسی پر لوٹ جاتا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ لگے گا۔ دوسرے کسی فتویٰ کی ضرورت ہی نہیں۔ ہم تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فتویٰ کی پیروی کریں گے۔

❁ اسی دوست نے دوبارہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اَصْحَابِی کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّھِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ (یعنی میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ تم ان میں سے جس کی بھی پیروی کروگے ہدایت پاجاؤگے)۔ تو جو صحابہ کو گالیاں دیتا ہے وہ بھی کافر ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو کافر قرار دے دیا میں کون ہوں کہ ان کو کافر قرار نہ دوں۔

یہ فتنے اور فساد پھیلانے والے لوگ تھے جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا۔ یہ سب بغاوت کرنے والے اپنے بدانجام کو پہنچے۔ ان کے بارہ میں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ ہے وہی میرا فتویٰ ہے۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہوں اور آپ کے فتویٰ پر قائم ہوں۔

❁ ایک دوست نے عرض کیا کہ شام میں حالات خراب ہیں۔ دعا کی درخواست ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر ملک کے اپنے اپنے حالات ہیں۔ اصل میں مسلم اُمّہ کو غور کرنا چاہئے اور دوسری طاقتوں کے ہتھے چڑھنے کی بجائے ہمیں ایک ہونا چاہئے۔ باہم متحد ہونا چاہئے۔ ہم ان بڑی طاقتوں سے اسلحہ لیتے ہیں اور ایک طرف ان کی اکانومی کو مضبوط کرتے ہیں تو دوسری طرف اسی اسلحہ سے اپنے لوگوں کو مارتے ہیں۔ ایک طرف ان بڑی طاقتوں کی انڈسٹری ہمارے پیسوں پر چل رہی ہے اور دوسری طرف وہ طاقتیں ہم کو ایک دوسرے کے ہاتھوں ہی مروا رہی ہیں۔

❁ ایک عرب دوست نے عرض کیا کہ ہمارا جو مشکل مسئلہ ہے وہ تشدد اور انتہاپسندی کا ہے۔ لوگ اسلام سے بدول ہورہے ہیں۔ انہیں اس پُرتشدد اسلام کا کوئی بدل نہیں مل رہا۔ ہمیں جماعت احمدیہ کی شکل میں پُرامن اسلام بدل میں مل گیا ہے۔ یہ حقیقی اسلام دوسرے سب ممالک میں جلد پہنچنا چاہئے تاکہ لوگوں کو پتہ چلے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کیا ہے اور دنیا میں متشدد اسلام کے علاوہ حقیقی اسلام کی علمبردار جماعت بھی موجود ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: آج میں نے جرمن مہمانوں سے خطاب کیا ہے اور اسلام کی حقیقی تعلیم پیش کی ہے۔ ہم تو کوشش کررہے ہیں کہ حقیقی اسلام کا پیغام دنیا میں پھیلے اور ہم یہ کوشش جاری رکھیں گے۔ آپ نے جلسہ پر بھی جماعت کی حقیقی تصویر کو دیکھ لیا ہوگا۔ آپ کو جماعت میں جو حقیقی روح نظر آتی ہے، جو ڈسپلن اور نظم و ضبط اور وحدت نظر آتی ہے اس سے یہ واضح ہوگیا ہوگا کہ جماعت احمدیہ مسلمہ اسلام کی حقیقی تعلیم پر چلنے کی بھرپور کوشش کرتی ہے۔